ضرورتِ مرشد

ارشاداتِ امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت ابو العرب امیرِ ملت حضرت الحاج الحافظ پیر سید

جماعت علی شاہ محدث علی پوری کی خصوصی تحریریں

حسب الارشاد

نواسۂ امیرِ ملت حضور قبلہ حضرت الحاج الحافظ

پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین

صاحبزادہ علامہ عرفان الٰہی قادری

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

ارشاداتِ امیرملت رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت ابوالعرب امیرملت حضرت الحاج الحافظ پیر سید

جماعت علی شاہ محدث علی پوری کی خصوصی تحریریں

حسب الارشاد

جانشینِ امیرملت حضور فخرملت

حضرت الحاج الحافظ پیر سید افضل حسین شاہ جماعتی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب وتدوین

صاحبزادہ علامہ عرفان الٰہی قادری

حاجی صوفی محمد صدیق حسین جماعتی

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

جملہ حقوق بحقِ ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	:	ضرورتِ مرشد ارشاداتِ امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ
تحریر وتقریر	:	اعلیٰ حضرت امیر ملت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ
کمپوزنگ	:	حرمین گرافکس 0302-3799955
اشاعت اول	:	مئی ۲۰۱۳ء بمطابق جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ
صفحات	:	368
زیرِ نگرانی	:	چوہدری محمد خلیل قادری
تحریک	:	چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	:	چوہدری عبد المجید قادری
تعداد	:	1100
قیمت	:	300 روپے

ملنے کے پتے

☆ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

☆ مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور 042-37213575

☆ سجادہ نشین حضرت الحاج حافظ قبلہ پیر سید ظفر حسین شاہ صاحب۔
آستانہ عالیہ حضرت امیر ملت "علی پور سیداں شریف ضلع نارووال۔

☆ آستانہ عالیہ حضرت خواجہ صوفی اللہ رکھا مرشد و راہنما قلندر" بے ریا و باصفا
ساہو چک شریف ڈاکخانہ بڈیانہ تحصیل وضلع سیالکوٹ۔
Email:sahochakshrif@yahoo.com +92-301-6113292 +92-526528809

☆ حاجی محمد صادق حسین جماعتی نہال سوٹنگ سنٹر صوبیدار بازار ڈسکہ
052-6611254 0300-9619149

☆ حاجی محمد بشیر، حاجی شبیر احمد اتفاق آٹو سٹور لاری اڈہ ڈسکہ
052-6610421-6616168 0300-6100172

کیا کہ فرزند کے لیے کیا کہتے ہو۔ جواب دیا ان کا مالک میں نہیں ہوں
ان کا مالک اللہ ہے وہی ان کا رازق ہے رب کی رزاقیت پر ایمان ہے
تو پھر فکر کس کا ہے۔

بہ ناداں آنچناں روزی رساند
کہ دانا اندر آں حیراں بماند

بشر مثلکم

آج کل کہا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم جیسے بشر ہیں۔ ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو ظاہر پر قیاس کر لیا۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ تَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَ هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔

(پ ۹، آخری رکوع سورۃ اعراف)

یعنی ظاہری آنکھوں سے تو وہ آپ کو دیکھتے ہیں لیکن دل کی آنکھیں ان کی اندھی ہیں۔ وہ دل کی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے۔

ابوجہل اشد اندھا کہاں دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
جو صدیقوں نے دیکھی ہے وہ صورت مصطفیٰ کی ہے

-2 کافروں نے آپ کو ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور اپنے اوپر قیاس کر کے آپ کو اپنا ہم مثل سمجھا اور یہ کہا:

وَ قَالُوْا مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ يَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ۔ (پ ۱۸، سورۃ فرقان، پہلا رکوع)

ترجمہ: ''کیا ہے اس رسول کے لیے جو کھاتا ہے کھانا، اور پھرتا ہے بازاروں میں۔''

اس پر اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:

اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ۔

ترجمہ: ''دیکھو یا رسول اللہ! یہ کیسی کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔''

ان کافروں نے اپنے اُوپر قیاس کر کے آپ ﷺ کو اپنے ہم مثل سمجھ رکھا ہے۔ کافروں کے اس کہنے پر بارگاہ الٰہی سے کیا حکم ہوتا ہے؟ خدائے تعالیٰ فرماتے ہیں: فَضَلُّوا یعنی جنہوں نے یا رسول اللہ ﷺ آپ کو اپنی مثل سمجھ لیا وہ ہمیشہ قیامت تک گمراہ ہو گئے۔ آگے خدائے تعالیٰ فرماتے ہیں: فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا۔ یعنی ان کی راہِ راست پر آنے کی ان سے استطاعت چھین لی گئی وہ توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہیں وہ مرتد ہو گئے۔ بشر مثلکم کے متعلق رسالے لکھنے والے اس آیت شریف کو غور سے پڑھ لیں، کافروں نے کہا:

ا- مَا ھٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یَاْکُلُ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ مِنْهُ وَ یَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ۔ (پ ۱۸، سورۃ مومنون، رکوع ۳)

ترجمہ: ''نہیں ہے یہ مگر تم جیسا بشر، وہ کھاتا ہے جیسا تم کھاتے ہو، وہ پیتا ہے جیسا تم پیتے ہو۔''

ب- فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا ھٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔ (پ ۱۸، سورۃ مومنون، رکوع ۲)

ترجمہ: ''اُنہوں نے کہا کہ یہ بشر ہو کر ہم کو ہدایت کریں گے۔''

توضیح: جنہوں نے پیغمبروں کی نسبت بشر کا لفظ استعمال کیا ان کے لیے آیت شریف: فَقَالُوْا اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا فَکَفَرُوْا میں کیا حکم ہوا؟ فرمایا: فکفروا ''وہ کافر ہو گئے۔'' سارا قرآن شریف اول سے آخر تک پڑھ جاؤ۔ خدائے تعالیٰ نے کسی کے کفر کا فتویٰ نہیں دیا مگر ان کے بارے میں جنہوں نے پیغمبروں کی نسبت بشر کا

لفظ استعمال کیا، جتنے باطل فرقے ہیں وہ اس مضمون کو غور سے دل کی آنکھیں کھول کر پڑھیں اور اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کریں از سرِ نو اسلام میں داخل ہوں۔ وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔

اس وقت کافروں نے پیغمبروں کی نسبت کا لفظ کہا تھا افسوس ہے کہ اب مسلمانوں نے کہنا شروع کیا ہے۔

3- قرآن شریف پارہ ۲۲ سورۃ احزاب رکوع ۴: یَا نِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ۔ یعنی خدائے تعالیٰ امہات المؤمنین کو خطاب کر کے فرماتے ہیں: اے حضرت کی ازواج مطہرات نہیں ہو تم مثل کسی عورت کے عورتوں میں سے۔ پھر خدائے تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ اس بارے میں مفسرین لکھتے ہیں کہ امہات المؤمنین کی نسبت آپ کی طرف ہو گئی اس لیے دنیا کی کوئی عورت امہات المومنین کی مثل نہیں اور امہات المومنین دنیا کی کسی عورت کی مثل نہیں۔ اس آیت شریف کے کیا معنی ہوئے؟ یہ کہ جس چیز کی نسبت آپ ﷺ کی ذات پاک کی طرف ہو جائے وہ بھی دوسروں کی مثل نہیں ہو سکتی، چہ جائیکہ آپ ﷺ کی ذات پاک دوسروں کی مثل ہو۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

4- خدائے تعالیٰ فرماتے ہیں: کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ۔ (پارہ ۴، ربع اول، رکوع ۳) جتنے پیغمبر گزرے، یعنی کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ان سب پیغمبروں کی کم و بیش امتیں تھیں مگر تم سب سے بہتر ہو، کون فرماتا ہے؟ خدائے تعالیٰ، جب خدائے تعالیٰ کے فرمانے کے مطابق حضرت ﷺ کے غلام سارے پیغمبروں کی امت سے بہتر و افضل و اعلیٰ ہوتے ہیں تو کیا وہ رحمۃ

للعالمین سب سے اعلیٰ و اشرف نہ ہوں گے۔ امم سابقہ کے لوگوں کی
عمریں ہزار ہزار برس کی تھیں وہ ہزار برس تک عبادت کرتے رہتے تھے۔
ان کی عمریں اور عبادتیں زیادہ مگر خیر امۃ کا خطاب و مرتبہ ہم کو بخشا گیا۔
کیوں؟ اس لیے کہ ہماری نسبت آپ کی ذات پاک سے ہوگئی ہے۔

بار ہا گفتند وی گویند و گفتن واجب است
بعد حق افضل توئی اشرف توئی اعلیٰ توئی
نے خدا گویم ترا نے حق بہ شکل آدمی
بندہ مولا توئی ہم بندہ را مولا توئی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رب کے بندے اور باقی سب کے مولیٰ۔

کاش بشر مثلکم کی رٹ لگانے والے بھولے سے ہی اس آیت
شریف کو پڑھ لیں۔ انشاء اللہ ان کی تشفی ہو جائے گی۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ
دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا۔

(پ۲۲، سورۃ احزاب، رکوع ٦)

اس آیت شریف میں خدائے تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سات خطابوں
سے سرفراز فرمایا ہے۔ پہلے نبی پھر رسول، پھر شاہد، پھر مبشر، پھر نذیر، پھر داعی الی
اللہ، پھر سراجا منیرا۔ آپ کے ہم مثل ہونے کے مدعی جو لوگ ہیں، ان سے پوچھتا
ہوں کہ ان کو ان میں سے کونسا خطاب بخشا گیا اگر کوئی خطاب ان میں سے نہیں
بخشا گیا تو مدعیان مثلیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل کس طرح ہو سکتے ہیں؟

-5 قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ۔ (پ۳ سورۂ آلِ عمران رکوع
١١) خدائے تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فرما دیجئے ان لوگوں سے جو دعوے

کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کی ذات کی محبت کا اگر وہ دعویٰ کرتے ہیں تو اس کو طریقہ ہم بتاتے ہیں وہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے مثلاً حضرت آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، اس وقت جس پیغمبر کے پیچھے لگ کر بارگاہ الٰہی میں پہنچ جانا تھا پہنچ جاتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو فرما دیجئے کہ وہ دروازے تو بس بند ہو گئے صرف ایک میرا دروازہ کھلا ہے جو قیامت تک کھلا رہے گا، اب اگر تم بارگاہ الٰہی میں پہنچنا چاہتے ہو تو میرے پیچھے لگ کر چلے آؤ۔ اتباع کے معنی ہیں قدم بہ قدم چلنا۔ کسی کے پیچھے لگ کر چلنا اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ تم میری تابعداری کرو گے تو خدا تم کو اپنا محبوب بنالے گا تمہارے سارے گناہ بخش دے گا اس کی ذات بڑی غفور الرحیم ہے کیا مدعیان مثلیت کی اتباع بھی وہی نتیجہ پیدا کرے گی جس کا اوپر ذکر ہے۔

6- قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ۔ (پ ۱۶، آخری سورۃ کہف)

خدائے تعالیٰ فرماتے ہیں یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے کہ میں تم جیسا بشر ہوں مگر میری طرف وحی آتی ہے۔ بے سمجھوں نے بشر مثلکم کو لے لیا یوحی الی کو چھوڑ دیا۔ پنجاب میں ایک شخص تھا نماز نہیں پڑھتا تھا ایک بزرگ نے اس سے کہا تو نماز کیوں نہیں پڑھتا، قیامت کے دن سب سے پہلے پرسش نماز کی ہوگی مسلم اور کافر میں فرق ظاہری صرف نماز ہی کا ہے تو اس شخص نے کہا کیا تو نے قرآن پاک میں نہیں پڑھا: **لا تقربوا الصلوٰۃ**۔ بزرگ نے فرمایا اس کے آگے پڑھو۔ اس شخص نے جواب دیا سارا قرآن تیرے باپ کو ہی یاد ہوگا اور اس پر تیرے باپ نے ہی عمل کیا ہوگا، مجھے تو عمل کے لیے **لا تقربوا الصلوٰۃ**

ہی کافی ہے اسی طرح بے سمجھوں نے بشر مثلکم کو لے لیا یوحی الی کو چھوڑ دیا۔

7- قرآن شریف میں ستر جگہ اپنے نام کے ساتھ خدائے تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یاد فرمایا ہے اور ستر جگہ اپنا نام پھر حضرت ﷺ کا نام فرمایا ہے۔ مدعیان مثلیت کا نام ایک جگہ بھی نہیں۔ وہ ثابت کریں کہ ان کو کس جگہ خدائے تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے۔ ایک ہی جگہ ثابت کریں مگر ثابت نہ کریں تو حضرت ﷺ کے مثل کیسے ہو سکتے ہیں۔

احادیث شریف

8- صحیح بخاری شریف: لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ۔

ترجمہ: ''میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں۔''

9- صحیح بخاری شریف: اَيُّكُمْ مِّثْلِي۔

ترجمہ: ''کون ہے تم میں سے جو میری مثل ہے۔''

10- اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّي يُطْعِمُنِيْ وَ يَسْقِيْنِيْ۔

ترجمہ: ''میں اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں وہی مجھے کھلاتے پلاتے ہیں۔''

میری قوت تمہارے اس کھانے پینے پر نہیں ہے جیسے جبرائیل کی قوت کھانے پر نہ تھی۔

قوت جبرائیل از مطبخ نہ بود
بود از دید از خلاق وجود

11- اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰهُ يُعْطِيْ۔ صحیح بخاری شریف میں وارد ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ عطا کرتا اور میں تمام مخلوق میں تقسیم کرتا ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرما دی ہیں اور حضرت ﷺ تقسیم فرماتے ہیں۔ حضرت ﷺ کے ہاتھوں ساری مخلوق کا رزق اور تربیت ظاہر و باطن ہے۔

12- جو دیوانے آپ کے ہم مثل ہونے کے مدعی ہیں وہ دیکھیں صحیح ترمذی شریف کہ حضور سراپا نور ﷺ جس گلی و بازار سے گزر جاتے وہ گلی بازار معطر ہو جاتے۔ ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ جب کبھی ہم آپ کی تلاش میں جاتے تو کسی سے یہ نہ پوچھتے کہ آپ کدھر تشریف لے گئے خوشبو کی ہوا کے طرف رخ کر کے دیکھتے جس طرف سے ہوا کی خوشبو آتی ادھر جاتے تو آپ کی ذات مبارک کو پا لیتے۔ مدعیان مثلیت کے جسم سے تو بغل کی گندگی کی اتنی بدبو آتی ہے کہ اگر وہ نماز باجماعت میں کھڑے ہوں تو دوسروں کو نماز پڑھنی مشکل ہوتی ہے۔ پھر آپ کیسے ہم جیسے بشر ہو سکتے ہیں۔

13- صحیح بخاری شریف میں ہے کہ ایک دن آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ تم صف میں کھڑے ہوتے ہوا اپنے پیر برابر نہیں رکھتے، فرمایا کہ تم یہ خیال نہ کرنا کہ میں آگے ہی دیکھتا ہوں میں جیسا آگے دیکھتا ہوں ویسا پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ فرمایا کہ جب صف میں کھڑے ہوا کرو تو جسم ایک دوسرے کے ساتھ لگا رہے پیر برابر کر کے کھڑے رہا کرو۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جیسے آپ سامنے دیکھتے ہیں اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتے تھے۔ ہم تو پیچھے نہیں دیکھ سکتے پھر آپ کی ہم مثل کیسے ہو سکتے ہیں۔